

مبطلاتِ روزہ

<?xml encoding="UTF-8?">

(۱۵۵۳) آٹھ چیزیں روزے کو باطل کر دیتی ہیں:

(۱) کھانا اور پینا۔

(۲) جماع کرنا۔

(۳) استمناء۔ یعنی مرد اپنے ساتھ یا کسی دوسرے سے جماع کے علاوہ کوئی ایسا فعل کرے جس کے نتیجے میں

منی خارج ہو۔ عورتوں میں اس کی کیفیت کا تذکرہ مسئلہ ۳۲۵ میں ہو چکا ہے۔

(۴) خدا تعالیٰ، پیغمبر اکرم اور ان کے جانشینوں سے احتیاط واجب کی بنا پر کوئی جھوٹی بات منسوب کرنا۔

(۵) غبار حلق تک پہنچانا احتیاط واجب کی بنا پر۔

(۶) اذان صبح تک جناب، حیض یا نفاس کی حالت میں باقی رہنا۔

(۷) کسی سیال چیز سے حقنہ (انیما) کرنا۔

(۸) قے کرنا۔

(ان مبطلات کے تفصیلی احکام آئندہ مسائل میں بیان کئے گئے ہیں۔)

کھانا اور پینا

(۱۵۵۴) اگر روزے دار اس امر کی جانب متوجہ ہوتے ہوئے کہ روزے سے بے کوئی چیز جان بوجھ کر کھائے یا پئے تو اس کا روزہ باطل ہو جاتا ہے، قطع نظر اس سے کہ وہ چیز ایسی ہو جسے عموماً کھایا یا پیا جاتا ہو مثلاً روٹی اور پانی یا ایسی ہو جسے عموماً پیا نہ جاتا ہو مثلاً مٹی اور درخت کا شیرہ، اور خواہ کم ہو یا زیادہ حتیٰ کہ اگر روزے دار ٹوتھ برش منہ سے نکالے اور دوبارہ منہ میں لے جائے اور اس کی تری نگل لے تب بھی روزہ باطل ہو جاتا ہے سوائے اس صورت کے کہ اس کی تری لعاب دہن میں گھل مل کر اس طرح ختم ہو جائے کہ اسے بیرونی تری نہ کہا جاسکے۔

(۱۵۵۵) جب روزے دار کھانا کھا رہا ہو اگر اسے معلوم ہو کہ صبح ہو گئی ہے تو ضروری ہے کہ جو لقمہ منہ میں ہو اسے اُگل دے اور اگر جان بوجھ کر وہ لقمہ نگل لے تو اس کا روزہ باطل ہے اور اس حکم کے مطابق جس کا ذکر بعد میں ہو گا اس پر کفارہ بھی واجب ہے۔

(۱۵۵۶) اگر روزے دار غلطی سے کوئی چیز کھا لے یا پی لے تو اس کا روزہ باطل نہیں ہوتا۔

(۱۵۵۷) انجکشن اور ڈرپ سے روزہ باطل نہیں ہوتا، چاہے انجکشن تقوت پہنچانے والا اور ڈرپ گلوکوز وغیرہ کی ہی کیوں نہ ہو۔ دمے کی بیماری میں استعمال ہونے والا اسپرے اگر دوا کو صرف پھپھڑوں تک پہنچائے تو اس سے بھی روزہ باطل نہیں ہوتا۔ اسی طرح آنکھ اور کان میں دوا ڈالنے سے روزہ باطل نہیں ہوتا چاہے اس کا ذائقہ گلے میں محسوس ہو۔ ناک میں ڈالی جانے والی دوا اگر گلے تک نہ پہنچے تو اس سے روزہ باطل نہیں ہوتا۔

(۱۵۵۸) اگر روزے دار دانتوں کی ریخوں میں پھنسی ہوئی کوئی چیز عمداً نگل لے تو اس کا روزہ باطل ہو جاتا ہے۔

(۱۵۵۹) جو شخص روزہ رکھنا چاہتا ہو اس کے لئے اذان صبح سے پہلے دانتوں میں خلال کرنا ضروری نہیں ہے لیکن اگر اسے علم ہو کہ جو غذا دانتوں کے ریحوں میں رہ گئی ہے وہ دن کے وقت پیٹ میں چلی جائے گی تو خلال کرنا ضروری ہے۔

(۱۵۶۰) منہ کا پانی نکلنے سے روزہ باطل نہیں ہوتا خواہ ترشی وغیرہ کے تصور سے ہی منہ میں پانی بھر آیا ہو۔ (۱۵۶۱) سر اور سینے کا بلغم جب تک منہ کے اندر والے حصے تک نہ پہنچے اسے نکلنے میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن اگر وہ منہ میں آجائے تو احتیاط مستحب یہ ہے کہ اسے نہ نگلے۔

(۱۵۶۲) اگر روزے دار کو اتنی پیاس لگے کہ اسے پیاس سے مر جانے کا خوف ہو جائے یا اسے نقصان کا اندیشہ ہو یا اتنی سختی اٹھانا پڑے جو اس کے لئے ناقابل برداشت ہو تو اتنا پانی پی سکتا ہے کہ ان امور کا خوف ختم ہو جائے بلکہ اگر موت اور اس جیسی چیز کا خوف ہو تو پانی پینا واجب ہے لیکن اس کا روزہ باطل ہو جائے اور اگر رمضان ہو تو احتیاط لازم کی بنا پر ضروری ہے کہ اس سے زیادہ پانی نہ پئے اور دن کے باقی حصے میں وہ کام کرنے سے پرہیز کرے جس سے روزہ باطل ہو جاتا ہے۔

(۱۵۶۳) بچے یا پرندے کو کھلانے کے لئے غذا کا چبانا یا غذا کا چکھنا اور اسی طرح کے کام کرنا جس میں کاغذ عموماً حلق تک نہیں پہنچتی خواہ وہ اتفاقاً حلق تک پہنچ جائے تو روزے کو باطل نہیں کرتی۔ لیکن اگر انسان شروع سے جانتا ہو کہ یہ غذا حلق تک پہنچ جائے گی تو اس کا روزہ باطل ہو جاتا ہے اور ضروری ہے کہ اس کی قضا بجا لائے اور کفارہ بھی اس پر واجب ہے۔

(۱۵۶۴) انسان کمزوری اور نفابت کی وجہ سے روزہ نہیں چھوڑ سکتا لیکن اگر کمزوری اس حد تک ہو کہ عموماً برداشت نہ ہو سکے تو پھر روزہ چھوڑنے میں کوئی حرج نہیں۔

(۲) جماع

(۱۵۶۵) جماع روزہ کو باطل کر دیتا ہے خواہ عضو تناسل سپاری تک ہی داخل ہو اور منی بھی خارج نہ ہوئی ہو۔ (۱۵۶۶) اگر آلہ تناسل سپاری سے کم داخل ہو اور منی بھی خارج نہ ہو تو روزہ باطل نہیں ہوتا لیکن جس شخص کی ختنہ گاہ نہ ہو اگر اس سے کم مقدار بھی داخل کرے تو اس کا روزہ باطل ہو جائے گا۔ (۱۵۶۷) اگر کوئی شخص عمدتاً جماع کا ارادہ کرے اور پھر شک کرے کہ سپاری کے برابر دخول ہو اتھا یا نہیں تو اس کا حکم مسئلہ نمبر ۱۵۵۱ کو دیکھ کر معلوم کیا جاسکتا ہے۔ البتہ اگر روزہ باطل کرنے والا کام انجام نہ دیا ہو تو کسی بھی صورت میں کفارہ واجب نہیں ہوتا۔

(۱۵۶۸) اگر کوئی شخص بھول جائے کہ روزے سے ہے اور جماع کرے یا اسے جماع پر اس طرح مجبور کیا جائے کہ اس کا اختیار نہ رہے تو اس کا روزہ باطل نہیں ہوگا البتہ اگر جماع کی حالت میں اسے یاد آجائے کہ روزے سے ہے یا مجبوری ختم ہو جائے تو ضروری ہے کہ فوراً جماع ترک کردے اور اگر ایسا نہ کرے تو اس کا روزہ باطل ہے۔

(۳) اِسْتِمْنَاءٌ

(۱۵۶۹) اگر روزہ دار اِسْتِمْنَاءُ کرے (اِسْتِمْنَاءُ کے معنی مسئلہ ۱۵۵۳ میں بتائے جاچکے ہیں) تو اس کا روزہ باطل ہو جاتا ہے۔

(۱۵۷۰) اگر بے اختیاری کی حالت میں کسی کی منی خارج ہو جائے تو اس کا روزہ باطل نہیں ہے۔

(۱۵۷۱) اگرچہ روزہ دار کو علم ہو کہ اگر دن میں سوئے گا تو اسے احتلام ہو جائے گا یعنی سوتے میں اس کی منی خارج ہو جائے گی تب بھی اس کے لئے سونا جائز ہے خواہ نہ سونے کی وجہ سے اسے کوئی تکلیف نہ بھی ہو اور اگر اسے احتلام ہو جائے تو اس کا روزہ باطل نہیں ہوتا۔

(۱۵۷۲) اگر روزہ دار منی خارج ہوتے وقت نیند سے بیدار ہو جائے تو اس پر واجب نہیں کہ منی کو نکلنے سے روکے۔
(۱۵۷۳) جس روزہ دار کو احتلام ہو گیا ہو وہ پیشاب کر سکتا ہے خواہ اسے یہ علم ہو کہ پیشاب کرنے سے باقی ماندہ منی نالی سے باہر آجائے گی۔

(۱۵۷۴) جب روزہ دار کو احتلام ہو جائے، اگر اسے معلوم ہو کہ منی نالی میں رہ گئی ہے اور اگر غسل سے پہلے پیشاب کرے گا تو غسل کے بعد منی اس کے جسم سے خارج ہوگی تو احتیاط مستحب یہ ہے کہ غسل سے پہلے پیشاب کرے۔

(۱۷۷۵) جو شخص منی نکالنے کے ارادے سے چھیڑ چھاڑ اور دل لگی کرے لیکن اس کی منی نہ نکلے تو اگر دوبارہ روزہ کی نیت کرے تو اس کا روزہ باطل ہے اور اگر دوبارہ روزہ کی نیت کر لے تو احتیاط لازم کی بنا پر ضروری ہے کہ روزہ کو تمام کرے اور اس کی قضا بھی بجالائے۔

(۱۵۷۶) اگر روزہ دار منی نکالنے کے ارادے کے بغیر مثال کے طور پر اپنی بیوی سے چھڑ چھاڑ اور ہنسی مذاق کرے اور اسے اطمینان ہو کہ منی خارج نہیں ہوگی تو اگر چہ اتفاقاً منی خارج ہو جائے، اس کا روزہ صحیح ہے۔ البتہ اگر اسے اطمینان نہ ہو تو اس صورت میں جب منی خارج ہوگی تو اس کا روزہ باطل ہو جائیگا۔

(۴) خدا اور رسول پر بہتان باندھنا

(۱۵۷۷) اگر روزہ دار زبان سے یا لکھ کر یا اشارے سے یا کسی اور طریقے سے اللہ تعالیٰ یا رسول اکرم [ص] یا آئمہ [ص] میں سے کسی سے جان بوجھ کر کوئی جھوٹی بات منسوب کرے تو اگرچہ وہ فوراً کہہ دے کہ میں نے جھوٹ کہا ہے یا توبہ کرے تب بھی احتیاط لازم کی بنا پر اس کا روزہ باطل ہے اور احتیاط مستحب کی بنا پر حضرت فاطمہ زہراءؑ اور تمام انبیائے مرسلین اور ان کے جانشینوں سے بھی کوئی جھوٹی بات منسوب کرنے کا یہی حکم ہے۔

(۱۵۷۸) اگر (روزہ دار) کوئی ایسی روایت نقل کرنا چاہے جس کے قطعی ہونے کی دلیل نہ ہو اور اس کے بارے میں اسے یہ علم نہ ہو کہ سچ ہے یا جھوٹ تو احتیاط واجب کی بنا پر ضروری ہے کہ اسے نقل کرتے ہوئے بیان کرے اور

پیغمبر اکرم [ص] یا آئمہ سے بلاواسطہ طور پر نسبت نہ دے۔

(۱۵۶۹) اگر (روزے دار) کسی چیز کے بارے میں اعتقاد رکھتا ہو کہ وہ واقعی قول خدا یا قول پیغمبر اکرم [ص] ہے اور اسے اللہ تعالیٰ یا پیغمبر اکرم [ص] سے منسوب کرے اور بعد میں معلوم ہو کہ یہ جھوٹ تھا تو اس کا روزہ باطل نہیں ہو گا۔

(۱۵۷۰) اگر (روزے دار) کسی چیز کے بارے میں یہ جانتے ہوئے کہ جھوٹ ہے، اسے اللہ تعالیٰ اور رسول اکرم [ص] سے منسوب کرے اور بعد میں اسے پتا چلے کہ جو کچھ اس نے کہا تھا وہ درست تھا، اگر اسے معلوم تھا کہ یہ کام روزے کو باطل کردیتا ہے تو احتیاط لازم کی بنا پر ضروری ہے کہ روزے کو تمام کرے اور اس کو قضا بھی بجالائے۔ (۱۵۸۱) اگر روزے دار کسی ایسے جھوٹ کو جو خود روزے دار نے نہیں بلکہ کسی دوسرے نے گھڑا ہو جان بوجھ کر اللہ تعالیٰ یا رسول اکرم [ص] یا آئمہ [ص] سے منسوب کر دے تو احتیاط لازم کی بنا پر اس کا روزہ باطل ہو جائے گا، لیکن اگر جس نے جھوٹ گھڑا ہو اس کا قول نقل کرے تو کوئی حرج نہیں۔

(۱۵۸۲) اگر روزے دار سے سوال کیا جائے کہ کیا رسول اکرم [ص] نے ایسا فرمایا ہے اور وہ عمداً جہاں جواب نہیں دینا چاہیے وہاں اثبات میں دے اور جہاں اثبات میں دینا چاہیے وہاں عمداً نفی میں جواب دے تو احتیاط لازم کی بنا پر اس کا روزہ باطل ہو جاتا ہے۔

(۱۵۸۳) اگر کوئی شخص اللہ تعالیٰ یا رسول کریم [ص] کا قول درست نقل کرے اور بعد میں کہے کہ میں نے جھوٹ کہا ہے یا رات کو کوئی جھوٹی بات ان سے منسوب کرے اور دوسرے دن جبکہ روزہ رکھا ہوا ہو کہے کہ جو کچھ میں نے گزشتہ رات کہا تھا وہ درست ہے تو احتیاط کی بنا پر اس کا روزہ باطل ہو جاتا ہے۔ سوائے اس کے کہ وہ اس بات کی اسی وقت کی کیفیت کی اطلاع دے رہا ہو۔

(۵) غبار کو حلق تک پہنچانا

(۱۵۸۴) احتیاط واجب کی بنا پر گاڑھے غبار کا حلق تک پہنچانا روزے کو باطل کر دیتا ہے خواہ غبار کسی ایسی چیز کا ہو جس کا کھانا حلال ہو مثلاً آٹا یا کسی ایسی چیز کا ہو جس کا کھانا حرام ہو مثلاً مٹی۔

(۱۵۸۵) غیر کثیف غبار (جو غبار گاڑھا نہ ہو) حلق تک پہنچانے سے روزہ باطل نہیں ہوتا۔

۳ (۱۵۸۶) اگر ہوا کی وجہ سے کثیف غبار پیدا ہو اور انسان متوجہ ہونے اور احتیاط کر سکنے کے باوجود احتیاط نہ کرے اور غبار اس کے حلق تک پہنچ جائے تو احتیاط واجب کی بنا پر اس کا روزہ باطل ہو جاتا ہے۔

(۱۵۸۷) احتیاط واجب یہ ہے کہ روزے دار سگریٹ اور تمباکو وغیرہ کا دھواں بھی حلق تک نہ پہنچائے۔

(۱۵۸۸) اگر انسان احتیاط نہ کرے اور غبار یا دھواں وغیرہ حلق میں چلا جائے تو اگر اسے یقین یا اطمینان تھا کہ یہ چیزیں حلق میں نہ پہنچیں گی تو اس کا روزہ صحیح ہے لیکن اسے گمان تھا کہ یہ حلق تک نہیں پہنچیں گی تو بہتر یہ ہے کہ اس روزے کی قضا بجالائے۔

(۱۵۸۹) اگر کوئی شخص یہ بھول جانے پر کہ روزے سے بے احتیاط نہ کرے یا بے اختیار غبار وغیرہ اس کے حلق میں پہنچ جائے تو اس کا روزہ باطل نہیں ہوتا۔

(۱۵۹۰) پورا سر پانی میں ڈبونے سے روزہ باطل نہیں ہوتا لیکن یہ شدید مکروہ ہے۔

(۶) اذان صبح تک جنابت، حیض اور نفاس کی حالت میں رہنا

(۱۵۹۱) اگر جنب شخص رمضان میں جان بوجھ کر اذان صبح تک غسل نہ کرے یا جس شخص کا فریضہ تیمم ہو اور وہ جان بوجھ کر تیمم نہ کرے تو ضروری ہے کہ اس دن کا روزہ پورا کرے اور پھر ایک دن اور روزہ رکھے اور چونکہ یہ طے نہیں ہے کہ یہ دوسرا روزہ قضا ہے یا سزا، لہذا رمضان کا اس دن کا روزہ بھی ما فی الذمہ کی نیت سے رکھے اور رمضان کے بعد بھی جس دن روزہ رکھے اور اس میں قضا کی نیت نہ کرے۔

(۱۵۹۲) جو شخص رمضان کے روزے کی قضا کرنا چاہتا ہو، اگر جان بوجھ کر صبح کی اذان تک جنب رہے تو اس دن کا روزہ نہیں رکھ سکتا۔ ہاں اگر جان بوجھ کر نہ ہو تو رکھ سکتا ہے، اگرچہ احتیاط یہ ہے کہ اسے ترک کر دے۔

(۱۵۹۳) اگر جنب شخص رمضان کے روزوں اور ان کی قضا کے علاوہ کسی بھی واجب اور مستحب روزے میں جان بوجھ کر اذان صبح تک غسل نہ کرے تو اس دن کا روزہ رکھ سکتا ہے۔

(۱۵۹۴) اگر کوئی شخص رمضان کی کسی رات میں جنب ہو جائے تو اگر وہ عمدتاً غسل نہ کرے حتیٰ کہ وقت تنگ ہو جائے تو ضروری ہے کہ تیمم کرے اور روزہ رکھے، اس کا روزہ صحیح ہے۔

(۱۵۹۵) اگر جنب شخص رمضان میں غسل کرنا بھول جائے اور ایک دن کے بعد اسے یاد آئے تو ضروری ہے کہ اس دن کا روزہ قضا کرے اور اگر چند دنوں کے بعد یاد آئے تو اتنے دنوں کے روزوں کی قضا کرے جتنے دنوں کے بارے میں اسے یقین ہو کہ وہ جنب تھا مثلاً اگر اسے یہ علم نہ ہو کہ تین دن جنب رہا یا چار دن تو ضروری ہے کہ تین دنوں کے روزوں کی قضا کرے۔

(۱۵۹۶) اگر ایک ایسا شخص اپنے آپ کو جنب کر لے جس کے پاس رمضان کی رات میں غسل اور تیمم میں سے کسی کے لئے بھی وقت نہ ہو تو اس کا روزہ باطل ہے اور اس پر قضا اور کفارہ دونوں واجب ہیں۔

(۱۵۹۷) جو شخص جانتا ہو کہ اس کے پاس غسل کرنے کے لئے وقت نہیں ہے اور خود کو جنب کر لے اور پھر تیمم کرے یا وقت ہونے کے باوجود جان بوجھ کر غسل کرنے میں اتنی تاخیر کرے کہ وقت تنگ ہو جائے اور تیمم کرے تو اگرچہ وہ گنہگار ہے لیکن اس کا روزہ صحیح ہے۔

(۱۵۹۸) جو شخص رمضان کی کسی رات میں جنب ہو اور جانتا ہو کہ اگر سوئے گا تو صبح تک بیدار نہ ہوگا احتیاط واجب کی بنا پر اسے بغیر غسل کئے نہیں سونا چاہیے اور اگر وہ غسل کرنے سے پہلے اپنی مرضی سے سو جائے اور صبح تک بیدار نہ ہو تو اس کا روزہ باطل ہے اور قضا اور کفارہ دونوں اس پر واجب ہیں۔

(۱۵۹۹) جب جنب رمضان کی رات میں سو کر جاگ اٹھے اور اس بات کا احتمال ہو کہ اگر دوبارہ سو گیا تو صبح کی اذان سے پہلے بیدار ہو جائے گا تو وہ دوبارہ سو سکتا ہے۔

(۱۶۰۰) اگر کوئی شخص رمضان کی کسی رات میں جنب ہو اور یقین یا اطمینان رکھتا ہو کہ اگر سو گیا تو صبح کی اذان سے پہلے بیدار ہو جائے گا اور اس کا مصمم ارادہ ہو کہ بیدار ہونے کے بعد غسل کرے گا اور اس ارادے کے ساتھ سو جائے اور اذان تک سوتا رہے تو اس کا روزہ صحیح ہے۔

(۱۶۰۱) اگر کوئی شخص رمضان کی کسی رات میں جنب ہو اور اسے اطمینان نہ ہو کہ اگر سو گیا تو صبح کی اذان سے پہلے بیدار ہو جائے گا اور وہ اس بات سے غافل ہو کہ بیدار ہونے کے بعد اس پر غسل کرنا ضروری ہے تو اس

صورت میں جبکہ وہ سو جائے اور صبح کی اذان تک سویا رہے تو احتیاط کی بنا پر اس پر قضا واجب ہوجاتی ہے۔
(۱۶۰۲) اگر کوئی شخص رمضان کی کسی رات میں جنب ہواور اسے یقین ہوا احتمال اس بات کا ہوکہ اگر وہ سو گیا تو صبح کی اذان سے پہلے بیدار ہوجائے گا اور وہ بیدار ہونے کے بعد غسل نہ کرنا چاہتا ہو تو اس صورت میں جبکہ وہ سو جائے اور بیدار نہ ہوتو ضروری ہے کہ اس دن کا روزہ مکمل کرے اور قضا اور کفارہ اس کے لئے لازم ہے۔ اسی طرح اگر اس تردد میں ہو کہ بیدار ہونے کے بعد غسل کرے یا نہ کرے تو احتیاط لازم کی بنا پر یہی حکم ہے۔

(۱۶۰۳) اگر جنب شخص رمضان کی کسی رات میں سو کر جاگ اٹھے اور اسے یقین ہوا اس بات کا احتمال ہو کہ اگر دوبارہ سو گیا تو صبح کی اذان سے پہلے بیدار ہوجائے گا اور وہ مصمم ارادہ بھی رکھتا ہوکہ بیدار ہونے کے بعد غسل کرے گا اور دوبارہ سو جائے اور اذان تک بیدار نہ ہو تو ضروری ہے کہ اس دن کا روزہ قضا کرے اور اگر دوسری نیند سے بیدار ہوجائے اور تیسری دفعہ سو جائے اور صبح کی اذان تک بیدار نہ ہوتو ضروری ہے کہ اس دن کے روزے کی قضا کرے اور احتیاط مستحب کی بنا پر کفارہ بھی دے۔

(۱۶۰۴) جس نیند میں انسان کو احتلام ہو پہلی نیند سمجھی جائے گی لہذا اگر ایک بار بیدار ہونے کے بعد سوئے اور صبح کی اذان تک بیدار نہ ہو تو جیسا کہ پچھلے مسئلے میں بتایا گیا ضروری ہے کہ اس دن کا روزہ قضا کرے۔

(۱۶۰۵) اگر کسی روزے دار کو دن میں احتلام ہوجائے تو اس پر فوراً غسل کرنا واجب نہیں۔

(۱۶۰۶) اگر کوئی شخص رمضان میں صبح کی اذان کے بعد جاگے اور یہ دیکھے کہ اسے احتلام ہو گیا ہے تو اگرچہ اسے معلوم ہوکہ یہ احتلام اذان سے پہلے ہوا ہے اس کا روزہ صحیح ہے۔

(۱۶۰۷) جو شخص رمضان کے قضا روزے رکھنا چاہتا ہو اگر وہ صبح کی اذان کے بعد بیدار ہو اور دیکھے کہ اسے احتلام ہو گیا ہے اور جانتا ہو کہ یہ احتلام اسے صبح کی اذان سے پہلے ہوا ہے تو اس دن رمضان کے روزے کی قضا کی نیت سے روزہ رکھ سکتا ہے۔

(۱۶۰۸) اگر رمضان کے روزوں میں عورت صبح کی اذان سے پہلے حیض یا نفاس سے پاک ہوجائے اور عمدتاً غسل نہ کرے یا اس کا فریضہ تیمم کرنا ہواور تیمم نہ کرے تو ضروری ہے کہ اس دن کا روزہ پورا کرے اور اس کی قضا بھی کرے۔ رمضان کی قضا میں اگر جان بوجھ کر غسل یا تیمم نہ کرے تو احتیاط واجب کی بنا پر اس دن کا روزہ نہیں رکھ سکتی۔

(۱۶۰۹) جو عورت رمضان کی شب میں حیض یا نفاس سے پاک ہوجائے۔ اگر جان بوجھ کر غسل نہ کرے یہاں تک کہ وقت تنگ ہوجائے تو ضروری ہے کہ تیمم کرے اور اس کا اس دن کا روزہ صحیح ہے۔

(۱۶۱۰) اگر کوئی عورت رمضان میں صبح کی اذان سے پہلے حیض یا نفاس سے پاک ہوجائے اور غسل کے لئے وقت نہ ہوتو ضروری ہے کہ تیمم کرے اور صبح کی اذان تک بیدار رہنا ضروری نہیں ہے۔ جس جنب شخص کا فریضہ تیمم ہو اس کے لئے بھی یہی حکم ہے۔

(۱۶۱۱) اگر کوئی عورت صبح کی اذان کے بعد حیض یا نفاس کے خون سے پاک ہوجائے اور اس کے غسل یا تیمم میں سے کسی کا وقت نہ ہو تو اس کا روزہ صحیح ہے۔

(۱۶۱۲) اگر کوئی عورت صبح کی اذان کے بعد حیض یا نفاس کے خون سے پاک ہو جائے یا دن میں اسے حیض یا نفاس کا خون آ جائے تو اگرچہ یہ خون مغرب کے قریب ہی کیوں نہ آئے اس کا روزہ باطل ہے۔

(۱۶۱۳) اگر عورت حیض یا نفاس کا غسل کرنا بھول جائے اور اسے ایک دن یا کئی دن کے بعد یاد آئے تو جو روزے

اس نے رکھے ہوں وہ صحیح ہیں۔

(۱۶۱۴) اگر عورت رمضان میں صبح کی اذان سے پہلے حیض یا نفاس سے پاک ہو جائے اور غسل کرنے میں کوتاہی کرے اور صبح کی اذان تک غسل نہ کرے اور وقت تنگ ہونے کی صورت میں تیمم بھی نہ کرے تو جیسے کہ گزر چکا ہے ضروری ہے کہ اس دن کا روزہ پورا کرے اور قضا بھی کرے لیکن اگر کوتاہی نہ کرے مثلاً منتظر ہو کہ زنانہ حمام میسر آجائے خواہ اس مدت میں وہ تین دفعہ سوئے اور صبح کی اذان تک غسل نہ کرے اور تیمم کرنے میں بھی کوتاہی نہ کرے تو اس کا روزہ صحیح ہے۔

(۱۶۱۵) جو عورت استحاضہ کثیرہ کی حالت میں ہو اگر وہ اپنے غسلوں کو اس تفصیل سے ساتھ نہ بجالائے جس کا ذکر مسئلہ ۳۹۲ میں کیا گیا ہے تو اس کا روزہ صحیح ہے۔ ایسے ہی استحاضہ متوسطہ میں اگرچہ عورت غسل نہ بھی کرے، اس کا روزہ صحیح ہے۔

۳(۱۶۱۶) جس شخص نے میت کو مس کیا ہو یعنی اپنے بدن کا کوئی حصہ میت کے بدن سے مس کیا ہو وہ غسل مس میت کے بغیر روزہ رکھ سکتا ہے اور اگر روزے کی حالت میں بھی میت کو مس کرے تو اس کا روزہ باطل نہیں ہوتا۔

(۷) حقنہ لینا

(۱۶۱۷) سیال چیز سے حقنہ (انیما) اگرچہ بہ امر مجبوری اور علاج کی غرض سے لیا جائے روزے کو باطل کردیتا ہے۔

(۸) قے کرنا

(۱۶۱۸) اگر روزے دار جان بوجھ کر قے کرے تو اگرچہ وہ بیماری وغیرہ کی وجہ سے ایسا کرنے پر مجبور ہو اس کا روزہ باطل ہو جاتا ہے لیکن اگر سہوایا بے اختیار ہو کر قے کرے تو کوئی حرج نہیں۔

(۱۶۱۹) اگر کوئی شخص رات کو ایسی چیز کھا لے جس کے بارے میں معلوم ہو کہ اس کے کھانے کی وجہ سے دن میں بے اختیار قے آئے گی تو اس کا روزہ صحیح ہے۔

(۱۶۲۰) اگر روزے دار قے روک سکتا ہو جبکہ اسے طبیعی نظام کے تحت ہی قے آرہی ہو تو اسے روکنا ضروری نہیں۔

(۱۶۲۱) اگر روزے دار کے حلق میں مکھی چلی جائے چنانچہ وہ اس حد تک اندر چلی گئی ہو کہ اس کے نگلنے کو کھانا نہ کہا جائے تو ضروری نہیں کہ اسے باہر نکالا جائے اور اس کا روزہ صحیح ہے۔ لیکن اگر مکھی کافی حد تک اندر نہ گئی ہو تو ضروری نہیں کہ اسے باہر نکالا جائے اور اس کا روزہ صحیح ہے۔ لیکن اگر مکھی کافی حد تک اندر نہ گئی ہو تو ضروری ہے کہ باہر نکالے اگر چہ اسے قے کر کے ہی نکالنا پڑے۔ مگر یہ کہ قے کرنے میں روزے دار کو ضرر اور شدید تکلیف ہو اور اگر وہ قے نہ کرے اور اسے نگل لے تو اس کا روزہ باطل ہو جائے گا اور اگر اسے قے کر کے باہر نکالے تو بھی اس کا روزہ باطل ہو جائے گا۔

(۱۶۲۲) اگر روزے دار سہواً کوئی چیز نگل لے اور اس کے پیٹ میں پہنچنے سے پہلے اسے یاد آجائے کہ روزے سے ہے۔ چنانچہ اگر وہ چیز اتنی نیچے جا چکی ہو کہ اسے معدے تک جانے دینا کھانا نہ کہا جائے تو اس چیز کا نکالنا لازم نہیں اور اس کا روزہ صحیح ہے۔

(۱۶۲۳) اگر کسی روزے دار کو یقین ہو کہ ڈکار لینے کی وجہ سے کوئی چیز اس کے حلق سے باہر آجائے گی، چنانچہ اگر اسے قے کرنا کہا جاسکے تو ضروری ہے کہ جان بوجھ کر ڈکار نہ لے۔ لیکن اگر اسے یقین نہ ہو تو کوئی حرج نہیں۔

(۱۶۲۴) اگر روزے دار ڈکار لے اور کوئی چیز اس کے حلق یا منہ میں آجائے تو ضروری ہے کہ اسے اگل دے اور اگر وہ چیز بے اختیار پیٹ میں چلی جائے تو اس کا روزہ صحیح ہے۔